مرتب: مولانا حافظ عرفان الحق اظہار حقانی*

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۸ء

قسط (۱۹)

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری سے معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ اعزہ و اقارب، اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپکی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ، تحقیقی عبارت، علمی لطیفہ، مطلب خیز شعر، ادبی نکتہ اور تاریخی تجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزارہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں.................. (مرتب)

لاہور میں مسلک اہل حدیث کے علماء اور جامعہ اشرفیہ کے مولانا ضیاء الحق سے ملاقاتیں:

۶/مئی: ساڑھے سات بجے لاہور پہنچا ماہنامہ منہاج کے دفتر واقع بھاٹی گیٹ میں برادرم عزیز الرحمٰن حیدری سے ملاقات ہوئی۔ چائے کے بعد قدرے آرام کیا پھر شالیمار باغ دیکھنے گئے۔ ۲ بجے واپسی ہوئی مدرسہ تقویۃ الاسلام کا معائنہ کیا اور مسلک اہل حدیث کے مولوی عطاء اللہ حنیف اور مولانا داود غزنوی وغیرہ سے ملاقاتیں ہوئیں، ظہر کے بعد نورافشاں نامی ہوٹل میں قیلولہ کیا اور پھر بعد العصر شاہی جامع مسجد اور مزار اقبال پر حاضری ہوئی۔

جامعہ اشرفیہ میں مولانا ضیاء الحق صدر مدرس کے ہاں چائے اور شربت سے تواضع کی گئی ان کے ساتھ

---

* استاد جامعہ دارالعلوم حقانیہ

دیر تک مجلس رہی۔

جامعہ اشرفیہ کے بانی مفتی محمد حسن سے استفادہ اور ان کی شفقتیں:

۷/مئی: صبح سردار محمد خان نیازی سے بوساطت ڈی سی پشاور جناب نورالقمر ملنے ایجوکیشن سیکرٹریٹ گیا' وہ نہ ملے پھر وہاں لارنس گارڈن (باغ جناح' چڑیا گھر) کی سرسری سیر کی۔ پھر ویزہ آفس گیا' فارم پُر کرنے پر معلوم ہوا کہ فارم جمع کرنے کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ ۹ بجے تک فارم لئے جاتے ہیں۔ مفتی محمد حسن صاحب سے ۳ بجے ملاقات ہوئی۔ بڑی شفقت اور خلوص ومحبت کا اظہار فرمایا اپنے ساتھ چارپائی پر بٹھا کر ہنسی مذاق بھی کیا پھر قرآن پاک کی چند آیات کا مطلب وتفسیر احقر اور اپنے صاحبزادہ ولی اللہ کو سمجھایا' ملفوظات تھانوی سننے کی سعادت بھی ۵ بجے تک حاصل کی' پھر مفتی صاحب نے اپنے لڑکوں کو بلا کر میرے ویزے کے امور نمٹانے اور معاونت کرنے کی ہدایات دیں۔ مفتی صاحب کل صبح سویرے ایبٹ آباد جائیں گے' لہٰذا ان سے رخصت لی انہوں نے مجھے حضرت تھانوی کے ملفوظات اور رسائل کا ۲۵ کتابوں کا سیٹ تحفتاً عنایت فرمایا۔

مولانا عبدالرحمٰن اشرفی اور مولانا عبیداللہ کی رفاقتیں:

جامعہ اشرفیہ گیا مولوی عبدالرحمٰن کو سردار محمد خان نیازی وزیر صحت سے سفارش کرنی تھی' لیکن وہ لیٹ آئے اس لئے وہ نکل گئے تھے۔

شام کے بعد مولوی عبدالرحمٰن نے مجھے جامعہ کے نئی تعمیرات واقع مسلم ٹاؤن دکھلائے' بہترین بڑی لمبی چوڑی عمارتیں ہیں' جامع مسجد اور درسگاہیں اس وقت زیر تکمیل ہیں رات کو بھاٹی دروازہ کے آس پاس تفریح کی اور جناب سید نور بادشاہ اور برادرم سعید الرحمٰن کے نام خطوط لکھے۔

۹/مئی: گلبرگ میں آج پتہ چلا کہ ڈاکٹر خان صاحب' وزیر اعلیٰ ون یونٹ مغربی پاکستان کو صبح قتل کر دیا گیا ہے۔ جامعہ اشرفیہ میں کچھ دیر تک مولانا عبیداللہ اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے ساتھ ٹھہرا پھر جامعہ اشرفیہ کے ایک طالب علم غلام حسین جو ہر مردانی کی معیت میں مولانا ابو محمد سے ملنے گئے۔ ان سے ملاقات خوب رہی' کھانا وہیں کھایا موصوف نے ویزہ کے حصول میں تعاون کرنے کا وعدہ کیا' نماز جمعہ نیلا گنبد میں مولوی گل محمد صاحب کی امامت میں پڑھی ظہر کے بعد صاحبزادہ عبدالرحمٰن کے گھر میں رکا پھر کاشانہ ادب انارکلی میں مولوی محمد حسن دوکاندار جن کا تعلق بھی سے ہے نورالحق دامانی کے ہاں گیا' مختلف موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ شام کو میں صوفی صاحب (جو اکوڑہ خٹک کے ایک روحانی پیر ہیں) کی دعوت میں بھاٹی گیٹ گئے۔ جمعیت علماء اسلام کے دفتر میں مولانا مجاہد الحسینی مولانا تاج الدین انصاری' اور مولانا غلام غوث ہزاروی سے بعض احباب کی معیت میں ملاقاتیں ہوئیں۔

۱۰ارمئی: صوفی صاحب آف اکوڑہ خٹک کی دعوت چائے پر سلطان جان ایڈوکیٹ کے ہاں کشمیری گیٹ گیا۔

شیخ التفسیر حضرت لاہوری کی مجلس میں شرکت اور تصدیق نامہ لینا:

مولانا احمد علی لاہوری مدظلہ سے ملنے گیا کچھ دیر تک ان کی مجلس میں رہا' انہوں نے تصدیق نامہ لکھ کر دیا پھر فضلاء حقانیہ جو کہ حضرت لاہوری کے ساتھ شریک دورہ تفسیر ہیں سے ملاقات کی' ان کے کمرہ میں آرام بھی کیا۔ جامع مسجد وزیر خان بھی دیکھنے گیا۔

سردار محمد خان نیازی وزیر صحت سے ملاقات:

دفتر منہاج سے فون پر جناب سردار محمد خان نیازی سے رابطہ کیا اور ان کے گھر واقع بالمقابل گورنمنٹ ہاؤس پہنچا' انہوں نے شیخ حسام الدین کے ذریعہ گفتگو اور کام کرنے کا وعدہ کیا۔شام کی نماز داتا گنج بخش کی مسجد میں پڑھی۔

شاہ عبدالقادر رائے پوری سے ملاقات:

۱۲ارمئی: صبح صوفی عبدالحمید کی کوٹھی (بنگلہ) میں سیدنا شیخ عبدالقادر رائے پوری سے ملنے کی سعادت حاصل ہوئی' بڑی محبت اور شفقت سے گفتگو فرمائی۔ میں دارالعلوم اور اپنے لئے دعا کی درخواست کی۔ دیوبند جانے کی صبر آزما تگ ودو کا سن کر ناراضگی کا اظہار کیا اور کہا کہ ہندوؤں کی منتیں ساجتیں کرتے دھکے کھاؤ گے اور اب یہاں اور وہاں کا قصہ برابر ہے۔ یہاں پڑھاؤ اور خوب پڑھاؤ اور آگے بڑھتے جاؤ' اتنے آگے بڑھو کہ بہت بڑے عالم بن جاؤ۔ میں نے عرض کیا کہ وہاں تبرکا جانا چاہتا ہوں' فرمایا کہ خود بزرگ بن جاؤ کہ لوگ کہیں کہ سمیع الحق کے پاس تبرک کے لئے جاتے ہیں۔ہنسی مذاق فرماتے رہے' کافی نصیحت کی' پھر میں نے دین کا خادم بننے کی دعا کی درخواست کی تو فرمایا کہ محنت کرو اور خوب پڑھاؤ' تب دین کے خادم بنو گے۔ اب جبکہ اکثر کتابیں پڑھ لی ہیں تو چاہیئے کہ اپنے والد صاحب کی نگرانی میں پڑھاؤ' پھر دارالعلوم کے متعلق گفتگو فرمائی' ہمارے آبائی اور خاندانی پس منظر وغیرہ کا پوچھا اور پھر کہا کہ ایک ہی قصبہ میں دو مدرسے کیوں بنا رکھے ہیں۔ یہ بھی کہا کہ تم تو خود بڑے بزرگ لوگ ہو کیوں مارے مارے پھرتے ہو' عجیب بھولے بھالے آدمی ہو' میں نے حضرت مدنی صاحب کا تذکرہ کیا کہ وہ ہمارے علمی مرکز اور محور عقیدت ہیں ان کا مرقد وہاں ہے اس پر حاضری کا شوق دامن گیر ہے۔

مولانا مودودی' مولانا داؤد غزنوی اور مولانا عبدالحکیم صاحب سے مجلس:

۱۳ارمئی: صبح ویزہ آفس گیا' چترویدی نے کھرانا کے نام خط دیا' لیکن وہ ویزہ آفس میں نہ ملے' لہٰذا پھر دفتر منہاج آیا وہاں آرام کیا۔ پھر اچھرہ میں عزیز الرحمٰن اور ابراہیم صاحب (جو اس وقت منصورہ کے مرکزی دفتر کے اہم امور کے انچارج ہیں) کی معیت میں مولانا مودودی سے ملے' ان سے مختصر گفتگو کی' مدرسہ تقویۃ الاسلام میں

مولانا داؤد غزنوی سے بھی ملاقات ہوئی۔ عزیز الرحمٰن صاحب کے والد مولانا عبدالحکیم کے ساتھ بڑی موثر اور کارآمد مجلس ہوئی انہوں نے مولانا سیف الرحمٰن فتح پوری کا تذکرہ کیا اور بہت روئے کہا کہ وہ میرے مشفق استاد تھے' وجدته بحراً فی العلوم ۔ کھانا ابراہیم صاحب کے ہاں کھایا۔ شام کو عزیز الرحمٰن صاحب کے والد مولانا عبدالحکیم حیدر پیچھے واپس ہوئے ہم ان کے ساتھ سٹیشن گئے' لاہور سٹیشن کی سیر کی۔

تحصیل ویزہ: ہند کی تگ و دو اور مولانا رسول خان کے درس میں شرکت

۱۴/ مئی صبح عزیز کے ساتھ ویزہ آفس گیا' چتر ویدی سے ملا پتہ چلا کھڑانا صاحب کی تبدیلی ہوئی ہے۔ سردار محمد خان نیازی سے ملا' انہوں نے والٹن ہوائی اڈہ حمید کو فون کیا' وہ جمعہ کے روز آگے کہیں گئے' اس کے بعد پاکستان ٹائمز کے منیجر خواجہ عزیز الرحمٰن سے ملا۔ انہوں نے ہائی کمشنر بھارت کے نام (سفارشی) رقعہ دینے کا وعدہ کیا پھر مسجد نیلا گنبد مولانا خیر اللہ سے ملنے گیا' کچھ دیر جامعہ اشرفیہ میں محدث عصر مولانا رسول خان ہزاروی کے درس ترمذی میں شرکت کی۔ جہاں عزیز الرحمان صاحب کے دوست رہتے ہیں' علامہ مشرقی کا مکان دیکھنے اچھرہ گیا۔ جماعت اسلامی کے مرکزی مکتبہ میں ایک گھنٹہ گزارا۔ شام کے بعد میجسٹک ہوٹل میں مولانا حنیف اللہ ندوی اور مولانا اسحاق بھٹی کے ساتھ دو گھنٹہ تک گفتگو رہی۔ رات مولانا اسحاق کے ہاں گزاری۔ (مولانا اسحاق اس وقت عظیم مورخ مصنف ہیں)

۱۶/ مئی: ہوائی اڈہ والٹن گئے۔ زید اے خان کھروانا سے فون پر رابطہ کیا اور خط بھی دیا۔ وہاں سے پاکستان ٹائمز کے دفتر گئے تھے۔ دو بجے تک ان کے انتظار میں بیٹھا رہا لیکن نہ مل سکے۔ آج شام کو ان شاء اللہ واپسی کا ارادہ ہے۔ ساڑھے سات بجے شام کو اسٹیشن آیا' عزیز اور مولوی تاج الرحیم دیروی رخصتی کے لئے اسٹیشن تک ساتھ آئے۔ رات کو ٹرین میں مولانا بھاشائی سے ملاقات ہوئی۔ جو ڈاکٹر خان کی تعزیت کیلئے جا رہے تھے۔ فی الحال مقصد تحصیل ویزہ میں برضائے خداوندی کامیابی نہ ہوسکی' کاغذات اور پاسپورٹ عزیز الرحمٰن صاحب کو چھوڑ دیئے۔ ان شاء اللہ وہ جدوجہد کر کے مجھے مطلع کر دیں گے۔ امید ہے کامیابی ہوگی۔ وما ذالک علی اللہ لعزیز

مولانا عبدالغفور عباسی محبت وشفقت ونصائح سے بھرپور خط

۲۸/ مئی: سیدی و مرشدی حضرت الشیخ مولانا عبدالغفور مدنی کے مکتوبات گرامی مدینہ منورہ سے حضرت والد ماجد اور اس سراپا گناہ و تقصیر کے نام شرف صدور ہوئے۔ یہ مکتوب مبارک بصیرت و حکمت' نصیحت اور معرفت و حرز جان ہدایت اور توجہات خصوصی پر مشتمل ہے۔ فالحمدلله علی ذالك یہ خط دو ذیقعدہ ۱۳۷۷ھ کو مدینہ منورہ سے لکھا گیا۔ حضرت مرشدی کے مکتوب مقدس کے چند جملے سعادت و تبرک واستشہاد للآخرۃ و ذخیرہ عقبٰی کے طور پر لکھتا

ہوں تاکہ کاغذی سطح پر بھی محفوظ رہے۔

''برخوردار یہ دنیا فانی ہے' حیات مستعار ہے' زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں' لہٰذا جہاں تک ہو سکے علم کے حصول میں کوشش کرو۔ اور ان علوم کو زیادہ توجہ دو جو نہایت اہم ہیں۔ علم حدیث وتفسیر وفقہ اہم علوم میں سے ہیں۔ اور حفاظتِ دین کے ذرائع ہیں' جس کتاب کا بھی مطالعہ کرو' مطالعہ سے پہلے اول وآخر تین تین دفعہ اللهم نور بالعلم قلبی واستعمل بطاعتك بدنی پڑھا کرو۔ ان شاء اللہ ذہن کھل جائے گا اور انشراح صدر کے لئے نماز عصر کے بعد سورۃ الم نشرح سات مرتبہ پڑھا کرو' اس کے پڑھنے سے شرح صدر حاصل ہوگا۔ ذکر قلبی کی مداومت کرو اگرچہ تھوڑا ہو اور رابطہ محبت اس فقیر کے ساتھ قائم رکھو۔ ...... چونکہ آپ سے فقیر کا قلبی تعلق ہے اور دل چاہتا ہے کہ آپ حضرت مولانا کے صحیح جانشین اور خلف صالح بن جائے' اللہ تعالیٰ آپ کو علم نافع ظاہر و باطن کا نصیب فرماوے۔ اور والدین کا سچا خادم اور مطیع بنادے۔ اس لئے یہ چند باتیں لکھ دی ہیں اور فقیر بھی خلوص دل سے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دل کو ذکر کے انوار سے منور فرمادے اور وساوس وخطرات کو دور کردے۔ جب وساوس کا غلبہ ہو تو لاحول ولاقوۃ الا باللہ کثرت سے پڑھا کریں۔''

۲۹ مئی: جناب مولانا عبدالعظیم صاحب آج حج بیت اللہ کیلئے روانہ ہوئے۔ بندہ بھی اٹک تک ان کیساتھ گاڑی میں گیا۔ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب کو دستی جواب بھی بذریعہ عبدالعظیم صاحب ارسال کیا۔ واپسی پر رات جہانگیرہ میں گزاری۔ عبیدالرحمٰن اشفاق اور عبدالقوی کے ساتھ رات کو گفتگو و مجلس رہی۔ مولانا شیر علی شاہ بھی ساتھ تھے۔

عاشق رسولؐ مولانا الحاج محمد امین صاحب کا سانحہ ارتحال:

۳۱ مئی: مجاہد اسلام شیخ طریقت جانشین حاجی صاحب ترنگزئی مولانا الحاج محمد امین صاحب آف عمرزئی انتقال فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۴ بجے سپرد خاک کئے گئے حضرت والد صاحب ودیگر علماء کرام نے جنازہ میں شرکت کی۔

☆ الجمعیۃ دہلی کو ششماہی چندہ بیس روپے الفرقان کو سالانہ چھ روپے ارسال کئے۔ عزیز الرحمٰن حیدری اور مدیر خدام الدین کو خطوط لکھ کر بھیج لکھے۔

☆ مولانا سعدالدین کا مکتوب بسلسلہ دعوت برائے میرہ موصول ہوا۔

حسرت محرومی زیارت مرکز علم دارالعلوم دیوبند ومرقد حضرت مدنیؒ:

حضرت شیخ مدنیؒ کے مدفن و مسکن اور حضرات اکابر کے توجہات کے مرکز ومنشاء کمالات دارالعلوم دیوبند سے اب تک محروم رہنے پر دل بے قرار اور غیر مطمئن و پریشان ہے' بارگاہ الٰہی میں بصد عجز واعتراف تقصیر عرض کرتا رہتا ہوں کہ اس کعبہ علم ومرکز ارادات میں قیام کے لئے کوئی صورت نکال دے۔ وما ذالك على الله بعزيز
حضرت شیخ کے انوار وبرکات سے اس سیاہ کار بھی مستفید کردے۔ حضرت شیخ قدس سرہ العزیز کے وصال اور اس آفتاب عالم تاب کے روپوش ہونے کو بھی چھ ماہ ہوئے۔ لیکن خدام اور عشاق کے لئے اب تک ذکر و مذاکرہ موجب اطمینان ودل و جان بقول مولانا نجم الدین اصلاحی حضرت کے متوسلین کی حالت یہی رہتی ہے۔

یہی کہہ کہہ کے ایک بیمار غم روتا ہے راتوں کو
کہ جب سے تم گئے ہو دل کی ویرانی نہیں جاتی

مطالعۃ "کاروان خیال"

يشتمل على المكتوبات الشريفة السنية البهية الذاخرةالخالدة بين الامام محى الدين ابى الكلام وصديقه المخلص المكرم النواب حبيب الرحمن خان الشروانيؒ

ع مضت الدهور وما اتين بمثلهم ونصرانى فعجزن عن نظراء ه

کاروان خیال کے بعض چیدہ چیدہ اشعار جوان دونوں زعماء کے منتخبات ہیں۔ یہاں زیب بیاض کئے جاتے ہیں' کسی نے کتاب کے مقدمہ میں کیا خوب عنوان باندھا۔

ے علم را آں زباں نبود کہ سرّ عشق گوید باز
برون از حدتقریر است شرح آرزو مندی

ے زخیل درد کشاں غیر مانماند کسے
بیار بادہ کہ ماہم غنیمتیم بسے

ے گرچہ دور یم بیاد تو قدح می نوشیم
بعد منزل نہ بود در سفر روحانی

ع دل کی آرزومندیوں کو صفحوں پر بکھیر رہا ہوں

ے دریچ نسخہ لفظ امید نیست
دبنگ نامہ ہائے تمنا نوشتہ ایم
(آزاد)